ITDarasgah Monthly News Letter Feb 2010

جلد نمبر ۱ شمارہ نمبر ٤

بانی

لائق شاہ

www.itdarasgah.com

یارانِ جہاں کہتے ہیں کشمیر ہے جنت۔۔۔

Information Tech

Urdu Adab

Entertainment

Mobile Section

Dar ul Iftaa

Islam

Pakistani Urdu Forum for Free IT Education

News Views

- ☆: نعت
- ☆: سلسلہ وار داستان خیبری مسلان کا پہلہ حصہ
- ☆: شاعری کارنر
- ☆: ماں: تحریر مظفر حسین
- ☆: آئی ٹی درسگاہ ایک نظم بہادر کا تحفہِ خاص
- ☆: انٹرٹیمنٹ کارنر
- ☆: پُر اسرار آواز لاسلکی کی تحریر
- ☆: ویب سائٹ ریویو کارنر

بانی لائق شاہ

ایڈیٹرز ایڈیٹر شاھد ، ڈاکٹر

ڈیزائنر پوسٹ ریڈر

ITDarasgah Monthly News Letter February 2010

Pakistani Urdu Forum for Free IT Education

www.itdarasgah.com

نعتِ رسولِ مقبول

شاعر: اسامہ ضیاء بسمل

ہر ایک ذرہ تیری ہی تعریف میں مگن ہے! مرے
کہ جتنا ممکن ہو ذکر تیرا ، یہی لگن ہے !مرے پیمبر ﷺ!

تیری یہ باتیں شبِ سیاہ میں نہیں ہیں ممکن کہ ہو سکیں ضم
ہر ایک رستے میں چاندنی سی کھِلی کرن ہے !مرے پیمبر ﷺ!

جو فکر تو نے ہمیں ہے بخشی، مہک ابھی تک یہاں وہاں ہے
گلی گلی ہے ،کلی کلی ہے، چمن چمن ہے! مرے پیمبر ﷺ!

تیرے عمل سے جو صبح آئی تھی ایک اک کوچہء جہاں میں
صفِ شیاطین کے لئے اک بڑی شکن ہے !مرے پیمبر ﷺ!

تری وجہ سے مری یہ دنیا بڑی حسیں اور بڑی معطر
کہ ہر خوشی کی تو ابتدا ہے تو ہی متن ہے! مرے پیمبر ﷺ!

رکے نہیں یہ دعا ہے ہر دم مرے قلم سے نبی کی مدحت
ہر آن حاضر یہ روح و فکر اور میرا بدن ہے !مرے پیمبر ﷺ!

وہ روزِ محشر مجھے بلائیں تو بس یہی میں کہوں گا بسملؔ
کہ ایک میں ہوں اور ایک کم تر میرا سخن ہے !مرے پیمبر ﷺ!

خمیری مسلماں (BINT)

’’خمیری مسلماں‘‘ ان دو باہمت بہنوں کی داستان عزم وہمت جو پیدائشی مسلمان نہ تھیں مگر ’’خمیری مسلماں‘‘ تھیں یعنی اسلام ان کے خمیر میں تھا، کفر کی ظلمتوں سے اسلام کی روشنی تک کا سفر، عزیمت کی ایک سبق آموز داستان، نو اشاعت شدہ کتاب ’’خمیری مسلماں‘‘ کا خلاصہ قارئین ’’آئی ٹی درسگاہ‘‘ پر پیش خدمت ہے۔

اللہ کی قربت

مریم اٹھو! تہجد کی نماز پڑھنی ہے ٹائم ہوگیا ہے۔ انوشیہ! رقیہ باجی! اٹھیں تہجد کا ٹائم ہوگیا ہے۔ یہ الفاظ جامعہ بنوریہ للبنات کے کمرہ نمبر 203 سے رات کے تین بجے اس نومسلمہ ’’عائشہ‘‘ کے تھے جو ہاسٹل کی لڑکیوں کو تہجد کے لئے جگا رہی تھی جس کے دل میں یہ کامل یقین تھا کہ اللہ رب العزت رات کے پچھلے پہر ساتویں آسمان سے اتر کر اُن بندوں کو بخشتا ہے جو راتوں کو جاگ کر اُس کی عبادت کرتے ہیں، آہ وزاری سے اپنے چہروں کو تر کرتے ہیں جو جس درجے کی عبادت کرتا ہے اللہ کی قربت اسی درجے کی اس کو ملتی ہے اور میں بھی جلدی جلدی اللہ رب العزت کی یہ قربت زیادہ سے زیادہ حاصل کرلوں۔ اس نومسلمہ کا اپنے پالنہار پر اس قدر کامل یقین بڑے بڑے متقیوں کو چونکا دیتا۔ پندرہ دن ہوئے ہیں ان کو مدرسے آئے ہوئے۔ صرف ایک یا دو سورۃ کے یاد کرنے پر نماز میں وہ اپنے رب سے اتنا قریب ہوگئی کہ پورے مدرسے کے علاوہ جہاں جہاں راہ حق میں اس نے تکالیف برداشت کیں، قربانیاں دیں اور راہ حق کی مسافرہ بنی وہاں ہر ایک نے یہ شہادت دی کہ عائشہ مستجاب الدعا ہے۔

اس کی عبادت میں آہ وزاری اور خشوع وخضوع کو دیکھ کر دیگر پیدائشی مسلمان طالبات نے سر جھکا کر اپنے رب سے عائشہ والی عبادت کی تمنا کی۔

پوت کے پیر پالنے میں:

بچپن میں مونیکا (حال کی عائشہ) کو پڑھائی کا بہت شوق تھا لہذا والدین کی مرضی کے خلاف ضد کرکے اسکول میں داخلہ لیا اور گورنمنٹ کے اسکول کو غنیمت جانا۔ ہندو گھرانے کی یہ ننھی قندیل پرنسپل صاحبہ سے خاص اجازت نامہ لے آئی کہ مجھے کلاس میں سر ڈھکنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ یہ بچی اپنی اوڑھنی کو سر پر پنوں سے مضبوط کرکے سر ڈھکا کرتی کیونکہ ننگا سر اس کی طبیعت کے خلاف تھا۔

نیلم (حال کی مریم) بہت چھوٹی تھی چھ سال سانگھڑ میں کھیلتے پڑھتے گزارے۔ کھیلتے پڑھتے مونیکا آٹھویں کلاس اور مریم پانچویں کلاس تک پہنچ گئے۔ سانگھڑ سے والد صاحب کاروباری نقصان کی وجہ سے 2002ء میں میرپور خاص شفٹ ہوگئے جہاں کرایہ کا مکان لے کر رہنے لگے۔

عائشہ:

جب ہم سانگھڑ چھوڑ کر میر پور خاص آئے تو میں آٹھویں جماعت کی طالبہ اور مریم پانچویں کی طالبہ تھی۔ سارا دن کھیلتے یا پڑھتے گزرتا تھا۔ ہم سے دو بڑی بہنیں اور دو بڑے بھائی ہیں۔ والد کا اپنا کاروبار تھا۔ بڑا بھائی کاروبار کرتا تھا، اس کے ساتھ دوسرے نمبر کا بھائی بھی لگا

ہوا تھا۔ شہر میں ہندو مسلم ساتھ رہتے تھے ایک دوسرے کی مذہبی رسومات میں دلچسپی لیتے تھے کبھی کسی نے مسلمان ہونے کی دعوت دی نہ ترغیب۔ میرے دونوں بھائی کبھی رمضان کے روزے بھی رکھتے سحری کھاتے فجر کی نماز پڑھتے، دیگر چار نمازوں میں بھی کبھی شرکت کر لیتے محرم میں شیعہ حضرات کے جلوس میں جا کر ماتم بھی کرتے۔ پیروں فقیروں کے درگاہوں پہ جاتے اور کہتے تھے مسلمان اور ہندوؤں کا خدا ایک ہے ہم بھی بتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ بھی قبروں پر جا کر دھمال ڈالتے ہیں ہم میں اور مسلمانوں میں کوئی خاص فرق نہیں۔

میرے والد بھی کبھی بیٹوں کی نمازوں پر سرزنش کرتے تھے لیکن کبھی کبھی مسلمانوں کی طرف مائل بھی ہوتے۔ ابو کا ایک منشی مسلمان کافی دیندار تھا، ڈاڑھی بھی رکھی ہوئی تھی انہوں نے ابو کو دین کی دعوت دی جو ابو نے قبول بھی کر لی۔ لیکن جب والدہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے بہت شور مچایا کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں برادری تمہیں نکال دے گی، سوشل بائیکاٹ کریں گے، رشتہ داروں میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے اور اپنے بھگوان کو ناراض کر کے دنیا میں ذلیل ہو جاؤ گے۔ ابو پھر واپس لوٹ آئے۔ چونکہ والدہ ان پڑھ اور کٹر ہندو ہیں اس قسم کے جھگڑے فساد آئے دن گھر میں ہوتے رہتے تھے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے نمبر کی بہن عیسائی مذہب کی طرف مائل ہو گئی۔ بڑی بہن کی شادی سترہ سال کی عمر میں ہی کر دی گئی تھی اب ان کے تین بچے بھی ہیں والدہ نے پھر شور مچا دیا کہ باپ مسلمان، ماں ہندو اور بیٹی عیسائی ہو رہی ہے، یہ کیا تماشا ہے۔ اس قسم کے حالات میں میں نے میٹرک کر لیا۔ مریم کو پڑھائی کا کوئی شوق نہیں تھا لیکن کھینچ تان کے اس کو بھی میٹرک تک لے آئی۔

اس وقت تک مجھے مذہب کے بارے میں کوئی ادراک نہیں تھا جو والدین کا مذہب تھا اس کے لئے بھی کوئی سوچ نہیں تھی کہ یہ کیسا دھرم ہے؟ سچا ہے؟ یا جھوٹا ہے۔ بس ہمارے بڑے بھی ہندو ہیں لہذا ہم بھی ہندو ہیں اور میں بھی ہندو ہوں یعنی ایک محدود سوچ! محدود دائرہ۔

اور اس دائرے کے اس پار پہاڑوں کی اوٹ سے نکلتے ہوئے سورج کی مانند ایک روشنی کی کرن جس کی کبھی میری نظر میں جھلک جھلملاتی تھی لیکن محدود سوچ نے کبھی ادراک نہ ہونے دیا۔ میرا ٹکراؤ ہمیشہ میری والدہ اور بڑے بھائیوں سے ہوتا رہتا تھا کہ میں ہندو ہو کر چادر کیوں اوڑھتی ہوں، ڈھکا لباس کیوں پہنتی ہوں ہر وقت سر کیوں ڈھکتی ہوں کوئی آتا جاتا ہے مثلاً رشتہ دار کزن وغیرہ ان کے سامنے کیوں نہیں آتی اتنے لمبے بال کھولتی کیوں نہیں ہوں؟ کیونکہ اس طرح کرنے سے رشتہ آنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی یہ سب تم کیوں نہیں کرتیں (اب سمجھ میں آرہا ہے کہ قدرت نے میری شخصیت پیدائشی اسلامی رکھی تھی)۔

میں اپنی والدہ اور بھائیوں سے انہیں باتوں پر الجھتی تھی کہ بال کھول کر سر کھلا رکھ کر میں آپ کے ساتھ یا تنہا باہر نکلوں تو آپ کو بہت اچھا لگے گا کہ باہر کی ہر نظر مجھ پر پڑے اور اپنے اپنے زاویہ نظر سے وہ مجھے سوچیں یہ کس قسم کے غیرت مند بھائی ہو۔ بھائی بہنوں کے مان ہوتے ہیں، بہنوں کی عزت کے پاسدار ہوتے ہیں ہمیں کس قسم کا تحفظ ملے گا جب باہر کی نظریں آپ کے سامنے ہمارا الٹرا ساؤنڈ بری نظر سے کریں گی؟

عزت سے باحیا ہو کر ڈھکی ہوئی باہر نکلتی ہوں تو آپ کو برا لگتا ہے۔ واھیات ہو کر نکلوں تو آپ کو اچھا لگتا ہے یہ میرے غیرت مند بھائی ہیں؟ جن کا تحفظ بھی باعث شرم ہے؟

اور یہ باتیں!۔۔۔۔۔۔۔۔۔شاید میرے اللہ کو پسند تھیں۔

نعت پڑھنے کا شوق:

دوران اسکول اسلامیات کی کتاب میں بڑے شوق سے پڑھتی یا کوئی دوست حمد پڑھتی تو اچھا لگتا۔ نعت تو خود بھی پڑھنے کی شوقین تھی۔ ایک مرتبہ اسکول میں میلاد النبی منعقد کیا گیا اور میں نے نعت پڑھنے کی خواہش کا اظہار کیا لیکن افسوس اس معصوم خواہش کو رد کر دیا گیا۔ ہمارے اسکول کی ایک مسلمان ٹیچر جو ہندوؤں کو سخت ناپسند کرتی تھیں انہوں نے اس خواہش کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ تم ہندو

ہو۔ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اس وقت مجھے کتنا دکھ ہوا۔۔۔اور پھر وہی روشنی کا احساس۔

''میرے مالک یہ کس قسم کا احساس ہے؟''

پھر وہی جواب سے بے خبر

میری ہندو دوست مجھے دکھی دیکھ کر کہنے لگی اگر ٹیچر نعت پڑھنے نہیں دیتی تو نہ سہی ہم بھی کیوں پڑھیں؟ چھوڑو یہ مسلمان ایسے ہی ہوتے ہیں۔

والد صاحب کا بددل ہونا:

کچھ عرصہ گزرا کہ ابو کے بزنس پارٹنر جو کہ مسلمان اور اچھے دیندار تھے انہوں نے بزنس میں فراڈ کیا۔ ہمارے گھر میں چوری ہوئی جس میں بہت زیادہ مالی نقصان ہوا۔ چوری کی ساری کڑیاں ابو کے پارٹنر کی سمت گئیں۔ ابو بہت زیادہ بددل ہو گئے۔ مسلمانوں کے خلاف بولنے لگے کہتے تھے ''یہ مسلمان سچے ہو ہی نہیں سکتے کبھی مسلمان پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے''

والد صاحب سخت بیمار ہو گئے گھر کا سامان بیچ کر ابو کا علاج کروانا پڑا۔ والد صاحب کی خدمت و بے چارگی کے یہ دن میں کیسے بھول سکتی ہوں؟

گھر کا مندر:

ہم نے اپنی پوجا کے لئے گھر کے اسٹور میں چھوٹا سا مندر بنایا ہوا تھا جہاں پوجا کے لئے بھگوان کی مورتیاں رکھی ہوئی تھیں۔ روزانہ کی پوجا کرتے تھے کیونکہ بڑے مندر تو گھر سے باہر ہوتے ہیں اور بہت دور تھے۔ روزانہ نہیں جایا جا سکتا تھا۔ پوجا اپنی مرضی سے کرتے تھے۔ کوئی گھر کا دباؤ نہیں تھا، گھر کے کسی بڑے نے دھرم کی آتش کو بھڑکانے کی کبھی کوشش نہیں کی تھی۔ زندگی اسی کا نام تھا کہ کمایا کھایا پیا اور بس۔ اور بہت سے بہت کہ اسٹور روم میں جا کر بھگوان کی مورتیوں سے ابو کی صحت کے لئے التجا کر لی۔

''آخرت کی تباہ کاریوں سے بے خبر وہ بھی کیا دن تھے''

پڑوس:

ہم میر پور خاص میں جس علاقے میں رہتے تھے وہاں مسلمانوں اور ہندوؤں کے ملے جلے گھر تھے آس پاس رشتہ داروں کے گھر تھے چند آمنے سامنے مسلم گھرانے تھے جن سے آنا جانا رہتا تھا۔ایک پٹھان فیملی بہت دیندار قسم کی، وہاں پردین کی سخت پابندی تھی اس لئے وہاں کم آنا جانا تھا لیکن علیک سلیک رہتی تھی، وہ عمر رسیدہ آنٹی تھیں مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوتی تھیں۔ایک ہم عمر مسلم دوست کا گھر تھا وہ ہمارے گھر آتی میں اسکے گھر جاتی تھی ہمارے گھر کے مالک جو نیچے کے پورشن میں اور ہم اوپر رہتے تھے، انصاری کاسٹ بہت ہی دیندار گھرانہ تھا ان سے دعا سلام تھی لیکن ان سب نے کبھی مجھے اپنے دین کی دعوت نہیں دی تھی۔اب سوچتی ہوں کہ ہم نو سال سے رہ رہے تھے انہوں نے ہمیں کبھی دین کی دعوت کیوں نہیں دی؟

پڑوس میں کہیں محرم کی مجالس ہوتیں کہیں میلاد ہو رہا ہے، کہیں قرآن خوانی ہو رہی ہے، میں اکثر ان تقاریب میں بھی بھرپور شرکت کرتی کیونکہ سب مسلم لڑکیوں کی طرح چادر اوڑھ کر جانا مجھے بہت اچھا لگتا تھا کیونکہ اب میں اپنے طور پر اپنی ثقافت کے خلاف بڑی سی چادر اوڑھے رکھتی تھی جس پر میرا پورا گھر خلاف تھا۔جب میں چادر اوڑھ کر باہر نکلتی تو ایک لمبی روشنی کی چمک میری آنکھوں میں ٹھہری جاتی اپنے وجود میں سکون محسوس کرتی اور

''وجہ سمجھنے سے قاصر''

اے بھگوان میرے خاندان کی اور لڑکیاں کیوں چادر نہیں اوڑھتیں؟ کیوں وہ چادر میں سکون محسوس نہیں کرتیں؟''جواب ندارد''

ادراک کا منبع:

قصہ مختصر کرنا بھی چاہوں تو ہو نہیں پا رہا ایک دن پڑوس میں اپنی دوست کے گھر قرآن خوانی میں گئی۔میری دوست کے گھر ایک اور بھی مسلم لڑکی آئی ہوئی تھی''انعم'' اللہ اسے ہمیشہ سایہ رحمت و نعمت میں رکھے۔وہ میرے قریب بیٹھی ہی تھی دعا سلام کے بعد بھی میرا اس سے بات کرنے کو دل چاہ رہا تھا۔سو گفتگو کا سلسلہ میں نے شروع کیا ایک دوسرے سے تعارف ہوا کافی اچھا لگا۔ایک دوسرے کو گھر آنے کی دعوت دی آخر میں میں نے کہا کہ پہلے آپ آئیں ہمارے گھر پھر میں بھی آؤں گی اس طرح ہم خدا حافظ کہہ کر اپنے اپنے گھر رخصت ہو گئیں۔

اکثر انعم مجھے یاد آتی رہتی کہ کتنی اچھی لڑکی ہے، سلجھی ہوئی، صاف ستھری، پاکیزہ گفتگو کی مالک، کاش دوبارہ ملاقات ہو جائے اور میری دعا قبول ہو گئی!

انعم میرے گھر میں:

اس دن میں نے اپنے گھر کو دھویا تھا گویا کہ کسی کے استقبال کی تیاری ہے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ میرا گھر روشنی سے روشن اور نکھرا نکھرا ہے اچانک باہر کی بیل بجی میں سمجھی کوئی رشتہ دار یا ابو وغیرہ ہوں گے جھٹ سے دروازہ کھولا۔

''آخرت کی تباہ کاریوں سے بے خبر وہ بھی کیا دن تھے''

پڑوس:

ہم میرپور خاص میں جس علاقے میں رہتے تھے وہاں مسلمانوں اور ہندوؤں کے ملے جلے گھر تھے آس پاس رشتہ داروں کے گھر تھے چند آمنے سامنے مسلم گھرانے تھے جن سے آنا جانا رہتا تھا۔ ایک پٹھان فیملی بہت دیندار قسم کی، وہاں پردین کی سخت پابندی تھی اس
لئے وہاں کم آنا جانا تھا لیکن علیک سلیک رہتی تھی، وہ عمر رسیدہ آنٹی تھیں مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوتی تھیں۔ ایک ہم عمر مسلم دوست کا گھر تھا وہ ہمارے گھر آتی میں اسکے گھر جاتی تھی ہمارے گھر کے مالک جو نیچے کے پورشن میں اور ہم اوپر رہتے تھے، الفاری کاسٹ بہت ہی دیندار گھرانہ تھا ان سے دعا سلام تھی لیکن ان سب نے کبھی مجھے اپنے دین کی دعوت نہیں دی تھی۔ اب سوچتی ہوں کہ ہم نو سال سے رو رہے تھے انہوں نے ہمیں کبھی دین کی دعوت کیوں نہیں دی؟

پڑوس میں کہیں محرم کی مجالس ہوتیں کہیں میلاد ہو رہا ہے، کہیں قرآن خوانی ہو رہی ہے، میں اکثر ان تقاریب میں بھی بھرپور شرکت کرتی کیونکہ سب مسلم لڑکیوں کی طرح چادر اوڑھ کر جانا مجھے بہت اچھا لگتا تھا کیونکہ اب میں اپنے طور پر اپنی ثقافت کے خلاف بڑی سی چادر اوڑھے رکھتی تھی جس پر میرا پورا گھر خلاف تھا۔ جب میں چادر اوڑھ کر باہر نکلتی تو ایک لمبی روشنی کی چمک میری آنکھوں میں ٹھہری جاتی اپنے وجود میں سکون محسوس کرتی اور

''وجہ سمجھنے سے قاصر''

اے بھگوان میرے خاندان کی اور لڑکیاں کیوں چادر نہیں اوڑھتیں؟ کیوں وہ چادر میں سکون محسوس نہیں کرتیں؟'' جواب ندارد''

اوراک کا منبع:

قصہ مختصر کرنا بھی چاہوں تو ہو نہیں پا رہا ایک دن پڑوس میں اپنی دوست کے گھر قرآن خوانی میں گئی۔ میری دوست کے گھر ایک اور بھی مسلم لڑکی آئی ہوئی تھی ''انعم'' اللہ اسے ہمیشہ سایہ رحمت و نعمت میں رکھے۔ وہ میرے قریب بیٹھی ہی تھی دعا سلام کے بعد بھی میرا اس سے بات کرنے کو دل چاہ رہا تھا۔ سو گفتگو کا سلسلہ میں نے شروع کیا ایک دوسرے سے تعارف ہوا کافی اچھا لگا۔ ایک دوسرے کو گھر آنے کی دعوت دی آخر میں میں نے کہا کہ پہلے آپ آئیں ہمارے گھر پھر میں بھی آؤں گی اس طرح ہم خدا حافظ کہہ کر اپنے اپنے گھر رخصت ہو گئیں۔

اکثر انعم مجھے یاد آتی رہتی کہ کتنی اچھی لڑکی ہے، سلجھی ہوئی، صاف ستھری، پاکیزہ گفتگو کی مالک، کاش دوبارہ ملاقات ہو جائے اور میری دعا قبول ہو گئی!

انعم میرے گھر میں:

اس دن میں نے اپنے گھر کو دھویا تھا گویا کہ کسی کے استقبال کی تیاری ہے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ میرا گھر روشنی سے روشن اور نکھرا نکھرا ہے اچانک باہر کی بیل بجی میں سمجھی کوئی رشتہ دار یا ابو وغیرہ ہوں گے جھٹ سے دروازہ کھولا۔

السلام علیکم! میں! یہ کون حجاب میں؟

وعلیکم السلام! ارے انعم! یہ آپ ہیں؟

انعم: جی! واقعی یہ میں ہوں آیا یقین؟ ہٹو پرے آنے دو مجھے، کبھی جو مجھے یاد کیا ہو؟

مونیکا: آ جاؤ! میں اب تک حیران ہوں کہ دعا اتنی جلدی قبول ہوتی ہے کہ!

میں ادھر آہ کروں اور ان کو خبر ہو جائے

انعم: مونیکا سچ بتاؤں، یہ تمہاری آہ مجھے کھینچ لائی ہے یہاں۔

مونیکا: باتیں ہوتی رہیں گی چلو میرے کمرے میں دل بھر کے باتیں کریں گے میں نے تمہیں کتنا یاد کیا ہے یہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ باتوں کے دوران انعم نے میرے نکھرے نکھرے گھر کی بھی تعریف کی اور دیکھنے کی خواہش کی۔

بسرو چشم:

''چشم ما روشن دل ماشاد''

مجھے کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ کیونکہ میں نے گھر بہت صاف کیا تھا اس لئے دل میں سکون سا اترا کہ چلو اچھا ہوا صاف ستھرا گھر دیکھنے کو ملے گا اسے۔ گھر دیکھتے دیکھتے ہم اسٹور روم کی طرف نکل آئے جہاں ہمارا مندر بنا ہوا تھا اور۔۔۔۔؟

''انعم کا سراپا نور ہدایت بن گیا''

باقی آئندہ

سلسلہ وار داستان خمیری مسلمان کا بقیہ حصہ اگلے شمارے میں پڑھیں۔

نیوز لیٹر میں اپنی تحریریں شامل کرانے کے لئے اپنی تحریریں ہمیں ان پیج فائل میں سیو کر کے مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر ارسال کریں۔ امیج فائل یا کسی اور فارمیٹ میں بھیجی جانے والی فائل شائع نہ کی جائے گی۔

E-Mail: newsletter@itdarasgah.com

Poet: Usama Zia Bismil

محبتوں کا یہی اصول — آنکھ میں آنسو، ہاتھ میں پھول
رستہ منزل نامعلوم — پاؤں میں کانٹے سے پر دھول
سچ کو کر دیا جاتا ہے — عدل کے عہدے سے معزول
دور سے ملنے آئے ہوا — شعلے ہیں کتنے مقبول
اب تو خالی ہاتھوں کا — دینا پڑتا ہے محصول
قابض ہر جغرافیے پر — جس کا کوئی عرض نہ طول
لوگ اتنا ہی مذاق اُڑائیں — بات کریں جتنی معقول
سب کو اپنے اپنے کام — ہم تنہائی میں مشغول

کتنا اچھا عدد ہے ایک
ایک خدا اور ایک رسول ﷺ

Cre@tiveZ

جب گھپ اندھیرا چھا جائے
تارے بھی گُم سُم ہو جائیں
چاند دکھے جب اداس سا کچھ
تو اس پہر میں اک انجان راہی
شاید کہ مجھے بلاتا ہو
تُم کہاں گئے ہو میرے صنم
آ جاؤ کہ رات نہیں کٹتی ہے
تُم چھوڑ گئے دیوانہ کر کے
اب تو کچھ کھاؤ رحم
کہ میں مر جاؤں گی تُم بن
اور دنیا تمہیں الزام نہ دے
یہ سب تو اک بہانہ ہے
کہ کاش تم واپس آ جاؤ
اپنی سجنی کو بھاگ لگا جاؤ

اگر آپ بھی اپنی خود کی شاعری نیوز لیٹر میں شائع کروانا چاہتے ہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریس پر اور حاصل کریں 500 ایکٹیوٹی پوائنٹس۔۔۔

Email: newsletter@itdarasgah.com

Mudassar Mazhar

غزل

اگرچہ جگر میں لہو کی کمی ہے
چراغوں میں پھر بھی بہت روشنی ہے

جفا سہہ رہے ہیں سزا سہہ رہے ہیں
ہماری تو یارو یہی زندگی ہے

نہیں اب نہیں ہے بھروسہ کسی پر
بھروسے کو میرے نظر لگ گئی ہے

دعا کر رہا ہوں کہ یہ رک نہ جائے
دیے کی حفاظت ہوا کر رہی ہے

میاں عشق تو ایک کارِ عبث ہے
مگر شوق خرم تمہارا یہی ہے

مدثر مظہر کی جانب سے

All the Best

مجھ پہ چینی حرام ٹھہری ہے
چائے پینی حرام ٹھہری ہے

خوشبوئیں سب حلال ہیں لیکن
بھینی بھینی حرام ٹھہری ہے

اتنی ذہنوں میں گھس گئی دنیا
بات دینی حرام ٹھہری ہے

عشق بازار میں نکل آیا
دل نشینی حرام ٹھہری ہے

بڑھ گئے اتنے عیب لوگوں میں
نکتہ چینی حرام ٹھہری ہے

بدگمانوں میں بے یقینوں میں
بے یقینی حرام ٹھہری ہے

کر دیا بے نیاز مستقبل
دور بینی حرام ٹھہری ہے

اب آنکھوں کے آنگن میں تو برساتوں کا موسم ہے، سو جگنو قافلہ در قافلہ اس سرزمین کا رُخ نہیں کرتے، وقت کا دریا روانی پر ہے، زندگی کے راز کُھلتے جا رہے ہیں، پھول جگنو تتلیاں قوس قزاح سب رنگ اُڑتے جاتے ہیں، خود آشنائی سنگ برساتی ہے، آگہی نے تلخیاں سی کھول دی ہیں، تجربے کا تھال موتیوں سے بھر گیا ہے، راستہ کچھ کٹ گیا ہے اور کچھ کٹتا جا رہا ہے، مگر اماں

ماں | تحریر مظفر حسین

وہی چھوٹی سی دُنیا ہے میری اب بھی،
وہی چھوٹا سا دل ہے،
گزرتی عمر کے پردے کے پیچھے
وہی ننھا سا بچہ جھانکتا ہے،
زندگی کی دھوپ میں اب بھی
تیرے آنچل کا سایہ مانگتا ہے

یہ عجیب حقیقت ہے کہ انسان زندگی کے سفر میں عمر کی آخری سیڑھی پر بھی موجود ہو بالوں میں تجربے کی چاندی بکھری ہو، چہرے پر شعور جھریاں بن کر جھلکتا ہو تب بھی ایک ہی دستِ مہربان کا لمس خوابوں کے بکھرے سامان کو سہارا دیتا ہے، اور اُسی آنچل کا سایہ کڑی دھوپ میں چھتنار بنا رہتا ہے، کبھی زندگی کے برف زار میں ماں کی گود کی گرمی بے طرح یاد آتی ہے تو دل پکار اُٹھتا ہے

وہ ماں کی گود کی گرمی، یہ برف زادِ جہاں — کہاں کہاں سے مُجھے زندگی گزارتی ہے
سُنہری لوریوں کی گُونج ہے، جو باقی ہے — وگرنہ چُپ تو مجھے بے طرح سے مارتی ہے!

جانے ماں کا وجود قدرت نے کونسی کیمسٹری سے بنایا، کہ بظاہر تو وہ اپنی عمر جیتی ہے مگر اس طرح کہ سانس سانس اپنے بچوں کو پیار محبت منتقل کرتی ہوئی، ننھے بچوں کو توانا اور جوان بنانے کے عمل میں اپنے بدن کا سونا خاک کرتی رہتی ہے، بچوں کے نقش و نگار میں خوبصورتی کے رنگ بھرتی ہے، تو اس کے اپنے خدوخال بُجھتے چلے جاتے ہیں باورچی خانے کی چوکی پر بیٹھی آٹا گوندھتی ہوئی، سلائی مشین پر بیٹھی بچوں کے کپڑے سیتی ہوئی گھر کے کونے کونے کو سنوارتی ہے، وہ دنیا کے کسی بھی کام میں مشغول ہو، مگر اس کی سوچوں کا محور اس کے بچے ہوتے ہیں، اس کے وجود میں لہو کی جگہ اولاد کی محبت رواں دواں ہے اس کی آنکھوں کی پُتلیوں پر وہ نقش دوام ہو چکے ہیں جنہیں اس نے خود جنم دیا جو اس کے وجود کا حصہ رہے، کمزور ناتواں، ننھے نحیف وجود جو اس کی گود کی گرمی سے حرارت پاتے ہیں جو اس کے دستِ مہربان کی تھپکی سے سکوں پاتے ہیں وہ اپنے لہو سے کشید کر کے ان کو غذا دیتی ہے

قدرت کی اس عظیم ذمہ داری کو ادا کرنے میں ماں کے جذبہ محبت کے سامنے دن کی سفیدی اور رات کا اندھیرا ایک ہوتا ہے، وہ طویل راتوں کے سفر میں تنہا جاگتی ہے، اپنی بانہوں میں ننھے وجود کو بہلاتی ہے۔ اس کی ممتا کے سامنے دن کی سفیدی اور رات کا اندھیرا سرنگوں ہو جاتا ہے، ہر طرف بس اس کی ممتا رقص کرتی ہے،

دھمال ڈالتی ہے۔کائنات بھی اسکی محبت دیکھ کر مسکرا اُٹھتی ہوگی کہ سارا جہاں نیند کی وادی میں آرام کرتا ہے اور وہ ایک ننھے وجود کو بانہوں میں لیے بیٹھی ہے۔مائیں بھی عجیب ہوتی ہیں اپنے وجود میں تھکن اُتارتی ،مگر بچوں کے تر و تازہ چہروں کو دیکھ دیکھ کر جیتی ہیں اس کی خواہشوں کے شجر پر تمام ثمر اس کے بچوں کے نام ہوتے ہیں اس کے شہرِ خواب کی ہر گلی صرف ایک ہی گھر جاتی ہے کہ اس کے بچوں کو تابندہ مستقبل ملے اس کے لبوں پر مہکنے والی ہر دُعا کا محور اس کی اولاد ہے،زندگی میں اس کے ہر کام کی تحریک اور ہر سانس کا جواز صرف اور صرف اس کے بچے ہیں جن پر وہ اپنا تن من دھن وارتی چلی جاتی ہے۔رفتہ رفتہ اس کے وجود پر تھکن اُترنے لگتی ہے ۔رت جگے آنکھوں کی روشنی مدھم کرنے لگتے ہیں اس کی ماں تا جہاں دل میں کئی طرح کے خدشے اور وسوسے بوتی ہے ،وہیں ہمہ وقت دُعا کا حصار بن کر بچوں کی حفاظت کرتی رہتی ہے ،ننھے نحیف وجود ،اس کی گود میں سما جانے والے گل گوتھنے سے بچے اب جوانی کے پیکر میں ڈھلے زندگی کے مختلف مراحل سے گزرتے رہتے ہیں وہ پھر بھی ان کی جانب ایسی فکر مند رہتی ہے ،جیسے اس پہلے دن کی طرح جب ایک ننھا وجود پہلی بار اس کی بانہوں میں آیا تھا،تو اسکی زندگی میں فکر مندی کا ایک کا متنا ہی سلسلہ شروع ہوگیا۔بچے کے کھانے پینے ،سونے جاگنے اسکول بھیجنے کی فکر ،اس کے اچھے نمبروں سے پاس ہونے کی فکر ،اور فکروں کا لامحدود سلسلہ اس وقت تک ختم نہیں ہوتا جب تک اس کا وجود خاک نہیں ہو جاتا ،ماں گھر کے ان گنت کام نمٹاتی ہوئی بچوں کی محبت میں زندگی گزارتی ہوئی کسی روز اُن پر ہجر کی دھوپ کی دھوپ اُتار کر خود نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے ،ایک قیامت گزرتی ہے ،مگر پھر یہ معجزہ ہوتا ہے کہ وہ نظروں سے اوجھل ہوتے ہوئے بھی گھر کے کونے کونے میں نظر آنے لگتی ہے ،گھر کا چپہ چپہ اس کی خوشبو سے مہکتا رہتا ہے ،گھر کی ہر شے پر اس کی محبت کا لمس دکھائی دیتا ہے اس کی آواز سماعتوں میں مہکتی رہتی ہے ،

تری ممتا کا خوشبو رنگ لہجہ　　　سماعت میں اب بھی رس گھولتا ہے

وہ جا کر بھی کہیں نہیں جاتی ،اولاد کی آنکھوں میں اُترنے والے اشکوں میں اسی کا عکس نظر آتا ہے ماں کی دُعائیں کبھی نہیں مرتیں ہر پل بچوں کو دلاسہ دیتی راستے سُجھاتی ہیں

پھر زندگی کامیابیوں اور کامرانیوں کی کتنی ہی منازل طے کر لے شعور آگہی اور تجربے کی قیمتی سکوں سے جیب بھر جائے سر پر چاندنی چمک اُٹھے اور خد و خال میں جھریوں کا جال بچھ جائے ،انسان زندگی کے سفر میں کئی محبتوں کے "سراب" کاٹ لے ،تو اسے پھر یہ احساس ہوتا ہے ،کہ صرف ایک ماں کی محبت ہی سچی خالص اور بے غرض تھی ،اس تلخ حقیقت کی کڑی دھوپ میں زندگی پھر سے اسی محبت بھرے ممتا کے آنچل کا سایہ مانگتی ہے ،جس کے بارے میں ہم اعتماد سے کہہ سکتے ہیں کہ

تم اپنے چاند اپنے پاس رکھو　　　بہت کافی مجھے ماں کی دُعا ہے

مظفر حسین

آئی ٹی درسگاہ بہادر کا تحفہ خاص

یہ ہے آئی ٹی کی درسگاہ میرے یار
سب کرتے ہیں یہاں ایک دوسرے سے بہت پیار
آئی ٹی درسگاہ کرتی ہے آئی ٹی کا پرچار
یہاں ایک دوسرے کی مدد کرنے کو ہے ہر کوئی تیار
اچھی باتیں شیئر کرنے کی یہاں ہے یلغار
لئیق بھائی ہیں آئی ٹی درسگاہ کے سپہ سالار
ایڈیٹر شاہد بھائی ہیں یہاں بڑے بااختیار
ساحر بھائی ہیں یہاں کے ایک بڑے فنکار
جمال عتیق عالم ہیں یہاں ایک اچھے مددگار
ڈاکٹر بھائی کے ہاتھ میں علم کی تلوار
لاسلکی اور باس از بیک ہیں یہاں بہت ملنسار
ملتا ہے یہاں یادا اور دانش گل کا بہت پیار
عبدالمالک اور پوسٹ ریڈر بھی ہیں یاروں کے یار
زین، جیس ماسٹر، پرنس اور خرم شہزاد خرم جیسے ہیں یہاں قلمکار
فصیح، عرفان ساجد، ریڈ سٹار اور زرار غازی ہیں سب کے غم خوار
شارپ، تھنک می فسٹ، سٹولن مومنٹ اور جانو شاہ کا ہے ہر کوئی پرستار
عدیل خان، قمر اور اواب جیسے ہیں یہاں سدا بہار
بیان القران، مروت، احور اور ڈاکٹر ڈیتھ کا کام بھی ہے بہت شاندار
فاطمہ اقبال، کائنات، رحیم ذوالفقار اور زرا سب ہی کرتے ہیں آئی ٹی درسگاہ سے بہت پیار

عبداللہ، عامر، بنت، کیوٹ ڈیول اور فاروق راشد رہتے ہیں آئی ٹی درسگاہ کے لیے بیقرار
ہوپ، تسی، غازی، کلیم، محمود اور اولڈاز گولڈ جیسے ممبرز ہیں یہاں وضع دار
پرنس، مسز لبیق، راحیل،، ویر، وزیبل، سحر اور ام طلحہ بھی ہیں یہاں کافی سلیقہ اشعار
ہر سیکشن میں ملیں گے آپ کو اسلامی افکار
اردو کا تو سمجھ لو یہ پورا ہے ایک اخبار
شاعری سیکشن میں آئی رہتی ہے اکثر بہار
بات چیت، ہلہ گلہ سیکشن میں ہوتے ہیں انوکھے وار
رہتی ہے یہاں تھوڑی بہت میٹھی تکرار
ہوتے ہیں یہاں ایک دوسرے پر جملوں کے وار
اور دوسروں کو کرتے ہیں سب باتوں میں شکار
یہاں پیچھے رہی تھی الکمونیا، حافظونا، حکمونیا، بہادرونیا اور بونگونیا میں جنگ برقرار
الکمونیا کے ڈاکٹر بھائی ہیں بانی و اصل حقدار
لیکن اب یہ ہے پیرومرشد کا خاص ہتھیار
عبدالمالک اور زین ہیں پیرومرشد کے خاص دلدار
حافظونا کا ہو گیا تھا الیکشن میں بیڑا پار
کیوں کہ الکمونیا نے کر دیا تھا حافظونا کو بالکل بے کار
ہر وقت ہمارا ذہن رہتا ہے آئی ٹی درسگاہ کے لیے بیقرار
علم کی ہے آئی ٹی درسگاہ ایک اونچی لمبی آبشار
اسی لیے تو اس نے ترقی کی ہے شاندار
اب تو ہر کوئی ہے آئی ٹی درسگاہ کی رجسٹریشن کا خریدار
کیوں کہ اب یہاں لگی رہتی ہے نئے نئے ممبرز کی لمبی قطار

جب وہ پڑھتے ہیں آئی ٹی درسگاہ میں تھریڈ مزے دار
وہ کرتے نہیں کسی اور فورم کا انتظار
اور بنتے رہتے ہیں ممبرز لگاتار
اب تو تعداد ہو گئی ہے ممبروں کی کئی ہزار
ہم سب یوز کرتے ہیں آئی ٹی درسگاہ کو دن میں ضرور ایک بار
کیوں کہ اب ہم سب بن گئے آئی ٹی درسگاہ کیوجہ سے رشتہ دار
آئی ٹی درسگاہ کی ترقی ہے مرحلہ وار
شروع میں تھی یہ تھوڑی سمال
لیکن یک دم ہوئی اس پر ممبروں کی یلغار
اور کر دیں اس نے مقبولیت کی تمام سرحدیں پار
اس کی پراگریس ہے بہت تیز رفتار
آئی ٹی درسگاہ کی ٹیم کا ریکارڈ ہے تمام فورمز میں نمبر ون برقرار
اس پر رہتی ہے ہر روز نئے نئے تھریڈز کی بھرمار
اس لیے تو ہر کوئی چاہتا ہے اس کا بننا تعلق دار
کوئی ممبر نہیں آئی ٹی درسگاہ میں بے کار
کیوں کہ ٹیلنٹ کی یہاں ہے لمبی قطار
جس کا ہوتا ہے یہاں پر بھرپور اظہار
رب سے دعا ہے کہ آئی ٹی درسگاہ کرے عبور کامیابی کے سب پہاڑ
اور انٹرنیٹ پر بنی رہے ٹیپو اور محمد بن قاسم کی تلوار
معلومات کے لگے رہیں اس میں ڈھیروں انبار
آئی ٹی درسگاہ ہے پاکستانیوں کی پیداوار

اور دشمنان پاکستان پر کرتی ہے آئی ٹی کے نت نئے وار
ہر وقت انٹرنیٹ پر پاکستان کا دفاع کرنے کے لیے تیار
دشمنوں کے لیے سمجھو لٹکی ہوئی ہے ایک ننگی تلوار
اجاگر کیا ہے آئی ٹی درسگاہ نے اردو کا مثالی کردار
یہی وجہ ہے ہم کو اس سے پیار ہے بے شمار
جب تک لاگ آن نہ ہوں آتا نہیں دل کو قرار
اور دل کرتا ہے کہ کرتے رہیں اس پر نچھاور پھولوں کے ہار
یہ تھا بہادر کا آئی ٹی درسگاہ کو خراج تحسین پیش کرنے کا اپنا اظہار
اب چاہتا ہے اجازت بندہ بہادر یہ خاکسار

بھارتی فلموں کی نمائش پر نوٹس جاری

انٹر ٹینمنٹ کا رنر کیبٹن کے قلم سے

25 جنوری 2010، ایک تازہ خبر کے مطابق چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ خواجہ محمد شریف نے آئی پی ایل میں پاکستانی کھلاڑیوں کو شامل نہ کرنے پر بھارتی فلموں کی نمائش روکنے اور آئی پی ایل کی طرز پر لیگ کرکٹ شروع کرنے کیلیئے دائر درخواست پر وزرارت کھیل اور فلم پروڈیوسر ایسوسی ایشن کو نوفروری کیلیئے نوٹس جاری کردیئے ہیں۔ لاہور کے ایک شہری محمد حسین کی طرف سے دائر درخواست میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ آئی پی ایل میں پاکستانی کھلاڑیوں کو شامل نہ کرکے بھارت نے پاکستان کی توہین کی ہے جبکہ پاکستان میں سرعام بھارتی فلموں کی نمائش کی جارہی ہے۔ انہوں نے عدالت سے استدعا کی کہ بھارتی فلموں کی نمائش پر پابندی لگائی جائے اور پاکستان میں بھی آئی پی ایل کی طرز پر لیگ کرکٹ شروع کی جائے۔ دوران سماعت عدالت نے ریمارکس دیے کہ عدالت اس نوعیت کا کوئی حکم جاری نہیں کرسکتی، یہ سیاستدانوں کا کام ہے۔

شکر ہے کہ کسی نے تالاب میں پتھر تو پھینکا، بحرحال چندروز قبل بھارتی کیبل چینلز کو پاکستان میں بند کرنے کی تجویز پر بھی غور ہونے کی خبریں آئی ہیں۔

آج جب یہ خبر نظر سے گزری تو اندازہ ہوا کہ

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے

لگتا تو ایسے ہے کہ جیسے ہماری کوئی ثقافت نہیں اور نہ ہی کوئی روایات ہیں اور نہ ہی ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کا کچھ خیال ہے ورنہ اتنی ملاوٹ کی ضرورت نہ پڑتی۔ آج جو بے حس معاشرہ وجود پا رہا ہے اس کے ثمرات ملاحظہ کریں کہ والدین اپنے بچوں کے ہاتھوں ذلیل ہو رہے ہیں بلکہ یہاں تک کہ ایک طالبہ نے دوران تعلیم یہ انکشاف کیا کہ ممانے کہا تھا ایک سے زیادہ لڑکوں سے دوستی نہیں کرنی، یعنی والدین اتنے مجبور ہو چکے ہیں کہ وہ اس نئے معاشرے کی بہتی رو سے فیض یاب بچوں کے کسی فعل کو کہاں تک قبول کرسکتے ہیں۔

ادب، تعظیم جیسے الفاظ کو اردو لغات سے نکال دینا چاہیے کیونکہ اب یہ ناپید ہو چکے اور اس کے ساتھ ساتھ بے لگام امپورٹڈ ثقافت کو اب شجر ممنوعہ کی بجائے انتہائی اعلیٰ رتبہ دیا جانا چاہیے کیونکہ اب ہمارے ہیروز تبدیل ہو رہے ہیں اور نوجوان نسل پر انکی گہری چھاپ پڑ چکی ہے۔

پراسرار آواز......تحریر لاسلکی

"""اجنبی مجھے تم یاد آتے ہو"

میرے کانوں میں آواز پڑی جیسے اونٹ بڑبڑاتا ہے، ایسی عجیب آواز سن کر میں آہستہ آہستہ سرکتا ہوا ایس ایم زون سے باہر نکل آیا، چاروں اطراف سن گن لینے لگا کہ مبادا خلائی مخلوق کہیں زمین پر اتر آئی ہے..... آخر کہ بڑی بڑی طاقتوں کے خلائی مشنز کا خمیازہ دُنیا کو ہی بھگتنا ہے.......لیکن بادی النظر میں بندہ و بشر دیکھائی نہ دیا.........

""کبھی سوچا نہ تھا ایسے میرے سپنوں میں آؤ گے"

اب کی بار سانپ کی پھنکار کے مشابہ آواز ابھری.....میں نے اپنے وجود میں سنسنی خیز لہریں دوڑتی ہوئی محسوس کیں ....لیکن احساسِ ذمہ داری نے بھاگنے نہ دیا...احساس ذمہ داری بڑی عجیب قوت ہے یہ انسان سے ایسی ایسی قربانیاں مانگتا ہے جس سے سننے و دیکھنے والے دھنگ رہ جاتے ہیں.......میرے وجود کی ساری حسیات سمٹ کر کانوں و آنکھوں میں آگئیں......

وہ سانپ کی آواز میں کہنے والا یا والی رک گئی......میں غور کرنے لگا کہ ان جملوں کا محور کسطرف ہے جملے ٹھہرے ہوئے تھے، ایک مرتبہ کے بعد کہنے والا مناسب وقت لیتا تھا جس طرح ہم فون پر باتچیت کرتے ہوئے خاموش ہو کر دوسری طرف سے آواز سنتے ہیں.....میں حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کہ ٹیم زون میں کوئی بھی نہیں، ایس ایم زون میں، میں اکیلا ہوں۔۔۔پھر یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے، اِسی ادھیڑ بن میں چند لمحات خاموشی کی نذر ہوتے چلے گئے؛۔

مجھے دیوانہ کر دو گے میری تیندیں اڑا دو گے

سانپ کی سی آواز پھر سے گونجنے لگی۔۔۔۔۔۔۔میں حیرت و استعجاب کے عالم میں مبہوت رہ گیا

اجنبی مجھے تم یاد آتے ہو

تمہیں ملنے کو نہ جانے کیوں میرا دل مچلتا ہے

تمہیں دیکھا نہیں پھر بھی میرا دل تڑپتا ہے

اجنبی مجھے تم یاد آتے ہو

پھر میرے قدم اپنے آپ ہی آر بی کی طرف اٹھنے لگے، آر بی پر یوں تو پندرہ بیس نگران مقرر تھے لیکن اُس وقت سوائے میرے کوئی نہ تھا، میں نے جیسے ہی آر بی کا بھاری بھر کم دروازہ دھکیلا سامنے گڈی گڈ ٹیپ ریکارڈر کھولے سیٹ کرنے میں منہمک تھا، یہ عجیب و غریب آوازیں اس میں سے برآمد ہو رہی تھیں.....

اس نے دروازے کی چرچراہٹ پہ سر اٹھا کر دیکھا.....شائد میری آنکھوں میں سوال پڑھ لیا تھا......پھر ہنستے ہوئے کہنے لگا "دراصل مجھے کباڑیئے سے سستے داموں

ٹیپ پلیئر مل گیا تھا... ہاہاہا..... سب کی نظروں سے چھپ چھپا کر آواز ریکارڈ کر کے سُن رہا ہوں' آیا یہ ٹھیک بھی ہے یا نہیں'' اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گیا..... پھر فوراً ہی کہنے لگا......

لیکن لاسلکی! یہ تو جانوروں کی سی آوازیں نکالتا ہے؟ اس کی آواز میں شرارت سی تھی

میں اس کے قریب چلا گیا...... ٹیپ ریکارڈر غور سے ہاتھ میں لے کر دیکھنے لگا، اس کے پیچھے مختصر سی عبارت کندہ تھی جس پہ نظریں جم گئیں...

''میڈ بائے کھجل سائیں''

ویب سائٹ ریویو کارنر بہادر

اسلامک فری ویب سروسز سائٹ

ویب سائٹ کا لنک

http://www.al-habib.info/

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

آج آپ کے سامنے جس ویب سائٹ کا ذکر ہے یہ ایک بہت عمدہ اسلامک ویب سائٹ ہے

جہاں آپ کو بہت سی اسلامک سروسز مہیا ہوتیں ہیں جیسے اسلامک کارڈز، اسلامک کیلنڈرز، اسلامک کلاک، سوفٹ ویئرز، قبلہ رخ پوائنٹر۔ اسلامک بلاگز، اسلامک پکچرز گیلریز اور بہت سی فری اسلامک ویب سروسز جن سے آپ اپنے کمپیوٹر کو اسلامی رنگ میں ڈھال سکتے ہیں۔ اس سائٹ کا ضرور وزٹ کریں

امید ہے کہ آپ کو یہ سائٹ پسند آئے گی